امام حسین اور حضرت عبد اللہ بن عمر کے ایک ساتھ کھیلنے والا واقعہ درست ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-8999

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 6144ھ 25 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک خطیب سے یہ واقعہ سنا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بچپن میں کھیل رہے تھے اور ان کا آپس میں جھگڑا ہوا، تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تو ہمارے غلام کے بیٹے ہو، یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بری لگی اور انہوں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جاؤ امام حسین رضی اللہ عنہ سے لکھوا لاؤ، ابن عمر رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ بات لکھ کر دیں، امام حسین رضی اللہ عنہ نے لکھ دیا کہ عمر ہمارا غلام ہے، یوں ابن عمر ہمارے غلام کا بیٹا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ جب یہ تحریر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری نجات کے لیے یہ تحریر کافی ہے، کیا یہ واقعہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیان کردہ واقعہ کافی تلاش کے باوجود کسی معتبر کتاب سے نہیں ملا اور نہ ہی کسی مستند و معتبر مصنف نے اس کو ذکر کیا ہے۔

واقعہ کے متعلق تفصیلی کلام:

بنیادی طور پر یہ بات سمجھ لیں کہ حضرت ابن عمر اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق کتب احادیث، شروحات حدیث، کتب سیرت اور تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان دونوں حضرات کے درمیان عمر کے اعتبار سے کافی فرق ہے، جیسا کہ صحیح روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی

پیدائش چار ہجری میں ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہجری میں پہلی جنگ یعنی فتح مکہ میں شرکت کی اور فتح مکہ میں شرکت کے وقت معروف تابعی امام مجاہد رضی اللہ عنہ کی تصریح کے مطابق آپ کی عمر مبارک بیس سال تھی اور فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا، تو ظاہر ہے کہ جب آٹھ ہجری میں امام حسین رضی اللہ عنہ چار سال کے تھے، تو یہ ان کی کھیلنے کی عمر ہو گی اور اس وقت عبد اللہ بن رضی اللہ عنہ بیس سال کے جوان تھے، اسی وجہ سے تو فتح مکہ میں شرکت کی اجازت ملی، کیونکہ غزہ بدر اور غزوہ احد میں جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی، تو اس وقت نبی پاک علیہ السلام نے کم عمر ہونے کی وجہ سے ان کو جہاد میں شرکت کی اجازت نہ دی کہ غزوہ بدر کے موقع پر آپ کی عمر تیرہ سال اور غزوہ احد میں چودہ سال تھی، پھر جب فتح مکہ کے موقع پر آپ جہاد کی عمر پر پورے اترے، تو آپ کو جہاد میں جانے کی اجازت دی گئی۔

لہذا عمروں کی اِن تفصیلات کے مطابق یہ کہنا کہ "**امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بچپن میں کھیل رہے تھے**" یہ کیسے درست ہو سکتا ہے؟

امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش 4 ہجری میں ہوئی، جیسا کہ معجم الصحابة للبغوی، المعجم الکبیر للطبرانی، اور مجمع الزوائد میں ہے: واللفظ للاول: "ولد الحسين بن علي لخمس من شعبان سنة أربع من الهجرة" ترجمہ: امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ پانچ شعبان المعظم چار ہجری کو پیدا ہوئے۔ (معجم الصحابہ للبغوی، جلد 2، صفحہ 14، مطبوعہ کویت)

فتح مکہ کے موقع پر حضرت عبد اللہ بن عمر نے جنگ میں شرکت کی، جبکہ وہ 20 سال کے تھے، جیسا کہ امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ "الاستیعاب فی معرفة الأصحاب" میں معروف تابعی امام مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "عن مجاهد، قال: ادرك ابن عمر الفتح، وهو ابن عشرين سنة يعني فتح مكة" ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فتح مکہ میں موجود تھے اور اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 3، صفحہ 950، مطبوعہ دار الجیل، بیروت)

اور فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث مبارک میں ہے: "أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج في رمضان من المدينة ومعه عشرة آلاف، وذلك على رأس ثمان سنين ونصف من مقدمه المدينة" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ دس ہزار صحابہ

کرام تھے اور یہ (یعنی فتح مکہ کا واقعہ) حضور علیہ السلام کے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد ہجرت کے آٹھویں سال ہوا۔ (صحیح بخاری، جلد5، صفحہ146، رقم الحدیث: 4276، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

اِن تین جزئیات سے معلوم ہوا کہ جب فتح مکہ ہوا، اُس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ چار سال کے تھے، کیونکہ امام حسین چار ہجری میں پیدا ہوئے اور فتح مکہ 8 ہجری میں ہوا۔

غزوہ بدر کے موقع پر حضرت عبد اللہ بن عمر کی عمر شریف تیرہ سال اور غزوۂ احد میں چودہ سال تھی، اس لیے آپ کو جنگ میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی، جیسا کہ علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ /1451ء) لکھتے ہیں: ”أنه عرض یوم بدر وھو ابن ثلاث عشرۃ سنۃ فاستصغر، وعرض یوم أحد وھو ابن أربع عشرۃ سنۃ فاستصغر“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر غزوۂ بدر کے دن تیرہ سال کے تھے، تو آپ کو (جہاد کے حوالے سے) کم عمر قرار دیا گیا، (غزوہ) احد کے موقع پر اجازت مانگی اور آپ اس وقت چودہ سال کے تھے تو اس وقت بھی آپ کو (جہاد کے حوالے سے) کم عمر قرار دیا گیا۔ (عمدۃ القاری، جلد17، صفحہ82، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اجمل العلماء مفتی محمد اجمل قادِری سَنبھلی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1383ھ / 1963ء) سے "فتاوی اجملیہ" میں بعینہٖ اِسی واقعہ کے متعلق سوال ہوا تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: ”**یہ واقعہ کسی عربی کی مستند و معتبر کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا۔**“ (فتاوی اجملیہ، جلد4، صفحہ629، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم